سوال

(299) میں مسلمان ہونا چاہتی ہوں مگر صرف اللہ کے لیے، نکاح کے لیے نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں ایک عیسائی عورت ہوں اور ایک مسلمان شخص سے محبت کرتی ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہوں اس نے میری اسلام کی طرف رہنمائی کی، حتیٰ کہ میں نے اسلام کے صحیح دین ہونے کے علمی دلائل بھی دیکھے، اب میں نہ تو مسلمان ہوں اور نہ عیسائی بلکہ ایک درمیانے موقف کی مالک ہوں۔ میں حقیقتاً اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں اور اس کی سچی کوشش بھی کر رہی ہوں۔ پہلے میں بہت زیادہ عیسائیت پر قائم تھی لیکن اب مجھے اس کا شعور بھی نہیں رہا اور میرا خاندان بھی میرے اسلام قبول کرنے پر راضی ہے۔

اگرچہ مجھے یہ بات اچھی لگتی ہے اور عنقریب میں اسلام بھی قبول کرلوں گی لیکن مجھے ایک پریشانی ہے جو میری رغبت پوری کرنے میں رکاوٹ بنی ہوئی ہے اور اگر مجھے اسلام قبول کرتے وقت اطمینان محسوس نہ ہوا تو میں یہ سوچوں گی کہ میں نے صرف اسلام اس لیے قبول کیا ہے تاکہ اس مسلمان شخص سے شادی کرسکوں، لیکن میں یہ نہیں چاہتی بلکہ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ اسلام صرف اللہ تعالیٰ کے لیے قبول کروں اور اب میں اپنے اس معاملے میں متردد ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے؟

میرا دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا میں اسلام قبول کرنے کے بعد اپنے غیر مسلم خاندان سے مل سکتی ہوں؟ میں نے ایک اسلامی ویب سائٹ پر پڑھا ہے۔ کہ اگر خاوند اپنی بیوی کو اپنی ناپسندیدہ جگہ پر جانے سے منع کردے یا پھر جن اشیاء کو وہ نہیں چاہتا ان سے اپنی بیوی کو منع کردے تو بیوی کو اس کی اطاعت کرنا پڑتی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے خاندان سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں اور وہ بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اسی لیے انہوں نے میری قبول اسلام میں کسی قسم کی کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی اور میں بھی یہ نہیں چاہتی کہ انہیں چھوڑ دوں اور وہ بھی مجھے چھوڑنا نہیں چاہتے۔

میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے وضاحت سے یہ بتائیں کہ کیا میرے لیے ممکن ہے کہ میں ان سے مل سکوں اور ان کے تہواروں میں ان کے ساتھ شرکت کرسکوں؟ اور کیا میں ان کے تہواروں پر ہدیوں اور تحفوں کا تبادلہ کرسکتی ہوں مثلاً کرسمس وغیرہ کے تہواروں پر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ جیسی عورت کو اسلام قبول کرنے میں کسی بھی قسم کا تردد زیب نہیں دیتا اور نہ ہی آپ کے لائق ہے کہ آپ قبول اسلام میں تردد کریں۔ بلکہ آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے اس قدر علم وحکمت کی مالک بنایا ہے آپ کو تو چاہیے کہ آپ اپنے علاوہ ایسے لوگوں کی بھی اسلام کی طرف راہنمائی کریں جو اس سے ہٹے ہوئے ہیں۔ آپ کو یہ علم ہونا چاہیے کہ آپ کے قبول اسلام کے پختہ ارادے اور آپ کے درمیان صرف شیطان حائل ہے۔

اور وہی آپ کو اس قسم کے وسوسوں سے دوچار کر رہا ہے۔ جن کی وجہ سے آپ دنیا وآخرت کی سعادت حاصل کرنے کا فیصلہ کرنے میں متردد کا شکار ہیں۔

آپ کا قبول اسلام صرف اور صرف اللہ کے لیے ہے اور وہ مسلمان تو صرف اس میں ایک سبب کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس وجہ سے آپ پر قطعاً کوئی عیب نہیں کہ فلاں شخص آپ کے قبول اسلام کا سبب بن رہا ہے۔ ہم آپ کے سامنے ایک ایسی عورت کا قصہ رکھتے ہیں جس کی دین اسلام میں کوئی نظیر نہیں ملتی یہ قصہ اس اُمت کے نوادرات میں شامل ہوتا ہے اس واقعہ میں آپ مکمل طور پر غور وفکر کریں:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابو طلحہ نے اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شادی کا پیغام بھیجا تو انہوں نے جواب میں کہا، اے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ !اللہ تعالیٰ کی قسم! تیرے جیسے مرد کو رد نہیں کیا جاسکتا، لیکن تو ایک کافر شخص ہے اور میں مسلمان عورت ہوں میرے لیے یہ حلال نہیں کہ میں تیرے ساتھ شادی کرسکوں۔ لیکن اگر تو مسلمان ہوجائے تو میری شادی کا یہی مہر ہوگا، اس کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مطالبہ نہیں کرتی۔ اس پر ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوگئے اور ان کی شادی کا مہر بھی اسلام ہی تھا۔

ثابت رحمۃ اللہ علیہ جو کہ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے کسی بھی عورت کے بارے میں نہیں سنا کہ اس کا مہر اُم سلیم کے مہر سے اچھا اور قیمتی ہو۔ اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شادی ہوگئی اور ان سے ان کی اولاد بھی ہوئی۔ (صحیح، صحیح نسائی، نسائی (3341) کتاب النکاح باب التزویج علی الاسلام)

آپ یہ جان لیں کہ آپ کے دل کی تہوں تک ایمان بہت ہی جلد داخل ہوجائے گا اور یہ ساری کی ساری دنیا اس عظیم نعمت میں گزری ہوئی ایک گھڑی کے برابر بھی نہیں ہوسکتی، اسلام میں تو کچھ لوگ صرف مال حاصل کرنے کے لیے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں بھی اسلام کی محبت بہت ہی جلد داخل ہوجاتی ہے۔ اور وہ اسلام سے محبت کرنے لگتے ہیں، اور پھر وہ اسی اسلام کی وجہ سے لڑائیاں لڑتے ہیں اور اس کے لیے اپنی سب سے قیمتی اشیاء حتیٰ کہ اپنی جان بھی قربان کردیتے ہیں۔ لہذا آپ پر بھی یہ ضروری ہے کہ فوری طور پر بلاتاخیر اسلام قبول کرلیں اور یہ علم میں رکھیں کہ شیطان چاہتا ہے کہ وہ آپ کو اس سعادت اور دین فطرت سے دور رکھے۔ آپ دین اسلام میں داخل ہوکر وہ دین اختیار کریں گی جو کہ آدم علیہ السلام، ابراہیم علیہ السلام، موسیٰ علیہ السلام، اور عیسیٰ علیہ السلام، سب کا دین تھا، یہ وہی دین ہے جو دین فطرت کہلاتا ہے۔ اور اسی پر سب لوگوں کو پیدا کیا گیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلام آپ کو اپنے خاندان سے ملاقات کرنے سے نہیں روکتا بلکہ اسلام تو آپ کو اس کی وصیت کرے گا تاکہ آپ ان کے قبول اسلام میں معاون ومددگار ثابت ہوسکیں اور پھر لوگوں میں سے سب سے زیادہ اس لائق تو آپ کے خاندان والے ہی ہیں کہ وہ بھی اس عظیم نعمت میں آپ کے ساتھ شامل ہوں۔ حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

"میرے پاس قریش کے معاہدہ کی مدت کے دوران (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت، جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے ساتھ لڑائی نہ کرنے کا معاہدہ کیا تھا) میری والدہ آئیں جو کہ ابھی مشرکہ تھیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کرتے ہوئے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم !میرے پاس میری والدہ آئیں ہیں اور وہ رغبت بھی رکھتی ہیں تو کیا میں ان سے صلہ رحمی کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں اپنی والدہ سے صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو۔" (بخاری (2620) کتاب الھبہ: باب الھدیۃ للمشرکین مسلم (1003) کتاب الزکاۃ باب فضل النفقۃ والصدقۃ علی الاقربین والزوج والاولاد والوالدین ولو کانوا مشرکین ابو داود (1668) کتاب الزکاۃ باب الصدقۃ علی اھل الذمۃ ابن حبان (452) طیالسی (1643) احمد (26981)

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خاندان ان کے ان لوگوں کے ساتھ بھی صلہ رحمی کی اجازت دے رہے ہیں جو دین اسلام پر نہیں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ ان کے کہنے پر دوبارہ شرک کی طرف لوٹ جانا اور اسلام چھوڑ دینا قطعاً مباح نہیں بلکہ صرف دنیاوی اُمور میں ہی ان کے ساتھ بھلے برتاؤ کی اجازت ہے۔ دین کے معاملے میں ان کی ماننے کی ہرگز کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت کی ہے اس کی ماں نے اسے دکھ پر دکھ اٹھا کر حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر (تم سب کو) میری طرف ہی لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ دونوں تم پر اس بات کا دباؤ ڈالیں کہ تو میرے ساتھ شرک کر جس کا تجھے علم بھی نہ ہو تو ان کا کہنا نہ ماننا، ہاں دنیا میں ان کے ساتھ اچھی طرح گزر بسر کرنا اور اس کی راہ پر چلنا جو میری طرف جھکا ہوا ہو پھر تم سب کا لوٹنا میری طرف سے ہی ہے اور جو کچھ بھی تم کر رہے ہو پھر میں

تمھیں اس سے خبر دار کروں گا۔"(لقمان:15.14)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے خاندان والوں کو دعوت دینے کا اہتمام کیا تھا آپ ان کے پاس جاتے تھے اور انہیں دعوت دیتے تھے حتیٰ کہ آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو بھی دعوت دی تھی جبکہ وہ موت کے آخری سانس لے رہا تھا اس لیے آپ کے لیے اپنے خاندان والوں کو ملنے میں کوئی رکاوٹ نہیں اور یہ سب کچھ آپ اپنے خاوند کے ساتھ مل کر کریں۔ انہیں تحفے وغیرہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں اور ہوسکتا ہے کہ یہ چیز ان کے لیے تالیف قلب کا باعث بنے اور اس بنا پر وہ اسلام کی طرف راغب ہوجائیں لیکن یہ یاد رہے کہ یہ تحفے ان کے تہواروں پر انہیں دینا اور اسی طرح ان موقعوں پر ان سے تحفے لینا کیونکہ ایسا کرنے میں باطل کام پر ان کی اعانت اور ان کے اس فعل پر رضا مندی کا اظہار ہے۔(واللہ اعلم)(شیخ محمد المنجد)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاویٰ نکاح وطلاق]

ص378

محدث فتویٰ